مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ اور مطالعہ عیسائیت

*ڈاکٹر منیر احمد

**حافظ ضیاء الرحمٰن

Molana Sanaullah Amratsari was a great scholar of Islam and well known expert in ILMUL-KALAM. He conducts several dialogues with the followers and scholars of other religions. As it was the British ruler period therefore it was officially managed to preached and propagate Christianity. Molana defended Islam against Christianity with perfect and strong arguments. Is this article his services against Christian propaganda are described.

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ ماضی قریب کی ایک ایسی عظیم اور بلند پایہ شخصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زورِ خطابت اور جولانی قلم کی بے پایاں خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک ایسے جوہر بے بہا سے بھی نوازا تھا جو کہ قرآن کریم کے اس حکم کے مصداق ٹھہرا۔

(وجادلهم بالتی هی احسن)(۱)''اوران سے جدال بالاحسن کیجیے''

اور آپ کا یہ جوہر بے بہا ہی آپ کو آپ کے تمام معاصرین سے ممتاز کرتا ہے۔ آپ اپنے دور کے تمام مذاہب باطلہ سے نہ صرف برسر پیکار رہے بلکہ مناظروں میں انہیں شکست فاش سے بھی دوچار کیا اور ساری زندگی چومکھی جنگ لڑتے رہے۔ اسی لیے تو عظیم سیرت نگار علامہ سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے:

''اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی یا قلم اٹھایا اس کا حملہ روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا انہوں نے زندگی اسی مجاہدانہ خدمت میں بسر کر دی۔ فجزاه الله عن الاسلام احسن الجزاء''(۲)۔

پیدائش و نام و نسب:

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ ماہِ جون ۱۸۶۸ء بمطابق ۱۲۸۷ھ کو پنجاب کے ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن ریاست کشمیر کی تحصیل اسلام آباد (اننت ناگ) ضلع سرینگر کا علاقہ ڈور تھا(۳)

آپ کا نام ثناءاللہ، کنیت ابوالوفا، تخلص وفا اور لقب رئیس المناظرین اور فاتح قادیان ہے۔

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

**لیکچرر، شعبہ علومِ اسلامیہ، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آپ کے والد کا نام خضر جُو اور آپ کے تایا کا نام اکرم جُو تھا (۴)

آپ کے والد اور تایا جان علاقہ ڈور تحصیل اسلام آباد (اننت ناگ) سری نگر سے ریشم اور پشمینہ کا کاروبار کرنے امرتسر آئے تھے۔ پھر وہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی آپ کے آباؤ اجداد کے ہندوستان منتقل ہونے کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''آپ کے والد محترم ۱۸۶۰ء کے قریب ڈوگرہ کفار کی ستم رانیوں سے تنگ آ کر جبکہ کشمیر میں ڈوگرہ راجہ رنبیر سنگھ حکمران تھا تجارت کی غرض سے امرتسر آ گئے'' (۵)

''آپ کا خاندان کشمیری النسل برہمنوں کی مشہور شاخ ''منٹو'' سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ شاخ کشمیری پنڈتوں کی دوسری مشہور شاخ ''نہرو'' کی طرح عزت و احترام سے دیکھی جاتی تھی۔ کسی ذریعہ سے یقینی طور پر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ آپ کے آباؤ اجداد میں سب سے پہلے کس شخص نے اسلام قبول کیا اور کب کیا؟'' (۶)

مولانا ابھی اپنی عمر کی ساتویں منزل میں تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ہی آپ کے تایا محمد اکرم جُو بھی اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے جو کہ کسی حد تک والد کی وفات سے پیدا شدہ خلا پر کر رہے تھے۔

مولانا اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں:

''میری عمر ساتویں برس میں تھی کہ والد صاحب اور تایا فوت ہو گئے۔ میرے بڑے بھائی ابراہیم رفو گری کا کام کرتے تھے۔ مجھے بھی انہوں نے یہ کام سکھایا۔ چودھویں سال میں والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہو گیا'' (۷)

''مولانا اپنی حیات مستعار کی چودھویں منزل سے گزر رہے تھے کہ امیدوں، آرزوؤں، رحمتوں اور شفقتوں کا آخری سہارا بھی ٹوٹ گیا، یعنی آپ کی والدہ محترمہ کی وفات کا دلفگار واقعہ پیش آ گیا'' (۸)

آغازِ تعلیم:

مولانا مرحوم کو حصول تعلیم میں جن مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس کا اندازہ وہی اہل علم حضرات لگا سکتے ہیں جنہوں نے کسی سرپرست، نگران یا کفیل کے بغیر ٹھوکریں کھا کر، رنج و الم اٹھا کر تعلیم پائی ہو یہ بات تو گزر چکی کہ مولانا ابھی سنِ بلوغت کو بھی نہ پہنچے تھے کہ والدین کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ غریبی اور بے کسی کی حالت میں آپ کو حسب ارشاد نبوی ﷺ:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"طلب العلم فريضة على كل مسلم" (۹)

علم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا، مولانا اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں:

''چودھویں سال میں والدہ صاحبہ کے انتقال کے ساتھ ہی مجھے پڑھنے کا شوق ہوا۔ ابتدائی کتب فارسی پڑھ کر مولوی احمد اللہ رئیس امرتسر کے پاس پہنچا۔ دستکاری (رفو گری) کا کام بھی کرتا رہا اور مرحوم سے سبق بھی پڑھا کرتا۔ شرح ''جامی'' اور ''قطبی'' تک مولوی صاحب مرحوم سے پڑھیں'' (۱۰)

با قاعدہ تعلیم:

مولوی احمد اللہ مرحوم سے چند کتابیں پڑھ لینے کے بعد حصولِ علم کا شوق وجذبہ اپنے انتہائی عروج پر پہنچ گیا۔ حصول علم ہی ان کی زندگی کا مقصود ومطلوب بن گیا لیکن اس شوق وجذبہ کا نصب العین دنیاوی علم نہ تھا بلکہ قال اللہ تعالیٰ اور قال رسول اللہ ﷺ سے تعلق رکھنے والا علم تھا۔ وہ علم جو کہ شمع توحید کو روشن کرنے والا، شرک وبدعات کا انسداد کرنے والا، کفر والحاد کا خاتمہ کرنے والا اور مذاہب باطلہ کے دین اسلام پر حملوں کا سدّ باب کرنے والا تھا۔

''مولانا کی توجہ کا مرکز قرآن وسنت کی تعلیم پر مبنی علم تھا'' (۱۱)

''اس عہد میں ضلع گوجرانوالہ کے شہر وزیرآباد کو صوبہ پنجاب میں علم حدیث کے مرکز کی حیثیت حاصل تھی، وہاں استاد پنجاب حضرت حافظ عبدالمنان وزیرآبادی کا ہنگامہ تدریس جاری تھا۔ حضرت حافظ صاحب بصارت سے محروم تھے مگر ان کی قوت بصیرت انتہائی تیز تھی وہ بہت بڑے عالم حدیث اور فن رجال کے ماہر تھے، متحدہ پنجاب میں جن علماء کرام کی مساعی جمیلہ سے علم حدیث کی روشنی پھیلی اور قال اللہ وقال الرسول ﷺ کی دل نواز صدائیں فضائے بسیط میں گونجیں ان میں حافظ عبدالمنان صاحب کا اسم گرامی خاص طور سے لائق تذکرہ ہے'' (۱۲)

''مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ امرتسر میں مروجہ علوم وفنون کی کچھ کتابیں پڑھ چکے تو وزیرآباد جا کر حضرت حافظ عبدالمنان کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان سے علم حدیث اور دیگر کتب درسیہ کی تحصیل کی اور ۱۸۸۹ء بمطابق ۱۳۰۶ھ میں سند فراغت سے بہرہ یاب ہوئے اس وقت وہ اکیس بائیس برس کے جوانِ رعنا تھے''۔

حافظ عبدالمنان وزیرآبادیؒ سے حاصل کردہ سند دہلی میں جا کر شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کی خدمت میں پیش کی اور پھر ان سے شرف اجازہ کی سعادت حاصل کی، یہ بہت بڑا اعزاز

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تھا جو انہیں حضرت میاں صاحب کی بارگاہِ فضل سے عطا ہوا'' (۱۳)

میاں صاحب سے سند و اجازہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد عازم سہارن پور ہوئے اور ''مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور'' میں داخلہ لیا لیکن سہارن پور میں ان کا قیام بہت مختصر رہا۔ ''وہاں سے بھی سند حاصل کی'' (۱۴)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے اپنے الفاظ میں کہ ''میں نے مدرسہ مظاہر العلوم میں چند روز قیام کیا'' (۱۵) سہارن پور سے آپ دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ محمد اسحٰق بھٹی آپ کے دیوبند جانے کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''اس وقت دار العلوم دیوبند کی سند تدریس پر شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ فائز تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ باقاعدہ ان کے حلقہ شاگردی میں شامل ہوئے اور ان سے منقولات و معقولات سے متعلق کتب درسیہ کی تکمیل کی۔ کتب معقولات میں قاضی مبارک، میر زاہد، امور عامہ، صدرا اور شمس بازغہ وغیرہ پڑھیں اور منقولات میں ھدایۃ، توضیح وتلویح اور مسلم الثبوت وغیرہ کتابوں کا درس لیا۔ ریاضی میں شرح چغمینی اور بعض دیگر کتابوں کی تکمیل فرمائی۔ دورہ حدیث میں بھی شریک ہوئے'' (۱۶)۔

دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد کانپور کے لیے رختِ سفر باندھا اور وہاں کی معروف درسگاہ مدرسہ فیض عام میں داخل ہوئے۔ ان دنوں اس مدرسے کی سند تدریس پر مولانا احمد حسن مرحوم متمکن تھے۔ مولانا کو چونکہ منقول و معقول دونوں اصناف علم سے شغف تھا اور مدرسہ فیض عام میں اس کا بہت اچھا انتظام تھا، لہٰذا انہوں نے اس مدرسہ میں داخل ہونا اور اس کے اساتذہ سے استفادہ کرنا ضروری سمجھا۔

علم الادیان کے علاوہ آپ نے علم الابدان بھی حاصل کیا تھا اور اس میں خاصی مہارت رکھتے تھے چونکہ آپ نے طب کو بحیثیت پیشہ اختیار نہیں کیا اس لیے اس وصف کے ساتھ معروف نہ ہو سکے۔ فن طب میں حکیم فضل اللہ کانپوری کو آپ کا استاذ گردانا جاتا ہے (۱۷)۔

اگرچہ فن طب کے حصول کا زمانہ کسی معتبر ذریعے سے متعین نہیں ہو سکا چونکہ اس فن میں آپ کے استاد حکیم کانپوری تھے اس لیے غالب گمان یہی ہے کہ کانپور کے زمانہ طالب علمی کے دوران آپ نے یہ فن حاصل کیا ہوگا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عیسائیت کے ردّ میں تالیفات:

انگریزوں (عیسائیوں) نے برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعے اپنے قدم برصغیر میں مضبوط کر لیے تھے اور ۱۸۵۷ء کے بعد انہیں برصغیر میں مکمل سیاسی غلبہ حاصل ہو گیا تھا جس کے بعد انہوں نے اسلامی افکار وعقائد اور تمدن وثقافت کے خلاف انتہائی جارحانہ رویہ اختیار کر لیا۔ ان کے پادری اور مشنری پورے ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک دندناتے پھرتے تھے۔ ان کی تحریری وتقریری جارحیت کے سبب پوری مسلم امت ناک حالت میں مبتلا تھی۔

اس آڑے وقت میں مولانا نے اس جارحیت کے خلاف بند باندھا اور عیسائیوں کی اسلام دشمنی کا تقریری وتحریری میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ عیسائیت کی تردید میں آپؒ کی خدمات ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مولانا اپنے ہفت روزہ اخبار ''اہلحدیث'' میں لکھتے ہیں:

''دورانِ تلاش سب سے پہلی قابل توجہ کتاب پادری ٹھاکر دت کی تصنیف ''عدم ضرورت قرآن'' نظر آئی جس کے جواب میں میں نے ''تقابل ثلاثہ'' (تورات، انجیل اور قرآن) لکھی۔ عیسائیوں کی کتاب ''عدم ضرورت قرآن'' کے جواب میں متعدد کتابیں لکھیں جن کے مجموعے کا نام ''جواباتِ نصاریٰ'' ہے۔ سب سے آخر میں عیسائیوں کے جواب میں وہ کتاب ہے جا کا نام ''اسلام اور مسیحیت'' ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے تین کتابیں بطرز جدید شائع ہوئی تھیں، جن کے نام یہ ہیں:

۱۔ عالمگیر مذہب اسلام ہے یا مسیحیت؟

۲۔ دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت؟

۳۔ اصول البیان فی توضیح القرآن

ان تینوں کے جواب میں ''اسلام اور مسیحیت'' لکھی گئی جو شائع شدہ ہے اور جس نے شائع ہونے کے بعد اسلامی جرائد سے خراج تحسین وصول کیا'' (۱۸)۔

ذیل میں عیسائیت کے رد میں مولانا کی اہم تالیفات کا ذکر کیا جاتا ہے:

i۔ تقابل ثلاثہ:

''تقابل ثلاثہ'' کا شمار مولانا کی مشہور تصانیف میں سے ہوتا ہے۔ مولانا کی یہ بلند پایہ تصنیف پادری

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ٹھاکر دت کی ''عدم ضرورت قرآن'' کے جواب میں ہے۔ مولانا نے کتاب ''تقابل ثلاثہ'' کے شروع میں اس کی وجوہ تالیف بیان کی ہے۔

''مذاہب کے آئے دن جھگڑے اور عیسائیوں کے رسائل ''عدم ضرورت قرآن'' سن کر مدت سے میرا خیال تھا کہ مذاہب اربعہ (اسلام، یہودیت، عیسائیت اور ہندومت) کی الہامی کتب اربعۃ (قرآن، توریت، انجیل اور وید) کا مقابلہ کروں کہ ان جھگڑوں کی بیخ کنی ہو۔ لیکن وید کا مستند ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے ارادہ ملتوی رہا۔ پنڈت دیانندجی کا بھاشا ارتھ اور بابو پیارے لعل زمیندار بروٹھ ضلع علی گڑھ کا ترجمہ دیکھ کر میرا خیال ہوا کہ یہ دونوں ترجمے وید کے حامیوں کی دونوں قوموں (ہندو اور آریہ) کے لیے شاید کافی ہو سکیں مگر ان کی نسبت بھی دونوں قوموں کی رائیں کچھ اچھی نہ پائیں اس لیے میں نے کتبِ اربعہ کے مقابلے سے ارادہ ہٹا کر کتب ثلاثہ کی طرف ہی توجہ کی اور ان پریشان اوراق کا نام ''تقابل ثلاثہ'' یعنی ''توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ'' رکھا (۱۹)

''یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۰۹ء میں مطبع اہلحدیث امرتسر سے ۱۵۱ صفحات پر شائع ہوئی'' (۲۰)۔

مقالہ نگار کے پاس اس کتاب کا جدید ایڈیشن نعمانی کتب خانہ لاہور کا شائع شدہ موجود ہے جس کے صفحات کی تعداد ۳۰۳ ہے۔ مولانا نے ۱۴ عنوانات کے تحت تینوں کتب کا موازنہ کیا ہے اور قرآن کی فضیلت و برتری ثابت کی ہے۔ ایک ہی صفحہ پر تین کالم بنا کر کتب ثلاثہ کے احکامات درج کیے ہیں۔

ii۔ توحید، تثلیث اور راہِ نجات:

یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۱۴ء میں وزیر پریس امرتسر سے ۴۰ صفحات پر شائع ہوئی۔ اس کتاب میں توحید، تثلیث اور راہِ نجات پر بحث کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے جو مضامین شائع ہوتے تھے ان کے اصول صرف تین ہیں:

i۔ توحید　　ii۔ نجات　　iii۔ کفارہ مسیح

مولانا نے ان تینوں مضامین پر محققانہ بحث کی ہے اور عیسائیوں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے۔ صفحہ ۲ تا ۱۲ توحید و تثلیث کے عنوان سے بحث کی گئی ہے۔ ص ۱۳ تا ۱۹ کفارہ مسیح پر بحث ہے۔

اور عیسائی رہنماؤں کا یہ اعلان کہ

''ہمارے گناہ صاف ہو چکے ہیں اور تمہارے گناہ باقی ہیں۔ ہم اپنی مراد کو پا چکے ہیں تم ہنوز نامراد منتظر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہو۔ ہمارا دین (عیسائیت) اچھا ہے''(۲۱)

مولانا مرحومؒ نے عیسائی رہنماؤں کے اس اعلان پر صفحہ ۱۹ تا ۳۲ محققانہ بحث کی ہے اور عیسائی پادریوں کے اٹھائے گئے اعتراضات کا مسکت جواب دیا ہے۔ صفحہ ۳۴ تا ۴۰ نجات، مکتی یا سالویشن (Salavation) کے عنوان سے تمام اعتراضات کا جواب اور محققانہ بحث کی ہے۔

مولانا اپنی اسی کتاب میں رقم طراز ہیں:

''وہ راہِ نجات جو انجیلی حوالوں کے ذریعے ہم نے بتلائی ہے وہ ہر ایک آدمی کے لیے نا قابل عمل ہے بخلاف تعلیم محمدی ﷺ کے کہ اس کی تعمیل بھی آسان ہے اور عمل بھی ممکن ہے۔ سچ ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری (۲۲)

iii۔ جواباتِ نصاریٰ:

مولانا نے اس کتاب میں عیسائی پادریوں کے تین رسائل کا جواب دیا ہے:

پہلا رسالہ ''معارف قرآن'' صفحہ ۵ سے ۱۶ تک ہے اس میں عیسائیوں کے رسالہ ''حقائق قرآن'' کا جواب ہے، جس میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت سید الانبیاء محمد ﷺ سے افضل و برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس دعویٰ پر مصنف مذکور نے قرآنی حوالہ جات سے کام لیا ہے اور چودہ نکات پیش کیے ہیں۔ مولانا مرحوم نے پادری مصنف کے نکات کا ایک ایک کرکے جواب دیا ہے۔

دوسرا رسالہ ''اثبات التوحید'' صفحہ ۱۷ تا ۳۸ تک ہے اس میں پادری عبدالحق کے رسالہ ''اثبات التثلیث'' کا مفصل و مدلل جواب دیا ہے۔ پادری صاحب نے اس میں توحید پر اعتراضات کیے ہیں اور اپنے عقیدہ تثلیث کی وضاحت (جو کہ ممکن نہیں) کرتے ہوئے اسے برتر و افضل قرار دیا ہے۔ مولانا نے پادری عبدالحق کی تردید انتہائی مضبوط دلائل سے کی ہے۔

تیسرا رسالہ ''تم عیسائی کیوں ہوئے؟'' صفحہ ۳۹ تا صفحہ آخر ۹۶ تک ہے۔ اس رسالہ میں پادری سلطان محمد پال کے رسالہ ''میں مسیحی کیوں ہوا؟'' کا جواب ہے۔ مولانا امرتسریؒ اس رسالہ کی وجہ تالیف دیباچہ میں یوں بیان کرتے ہیں:

''پادری سلطان محمد صاحب پال جو کہ مسلمان سے عیسائی بنے ہیں۔ بمقام حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ (پنجاب) میں پادری صاحب مناظرہ میں جب ناکام رہے تو بطور چیلنج یہ رسالہ (میں مسیحی کیوں ہوا؟) پھینکا کہ ہمت ہے تو اس کا جواب دو۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ ہم نے اس رسالہ کو عیسائیوں کی دوسری کتابوں کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

طرح معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا مگر ۳ ستمبر ۱۹۲۸ء کو حافظ آباد کے مباحثہ میں پادری صاحب نے اس رسالہ کو بڑا مایہ ناز جان کر جواب طلب کیا جسے ہم نے تسلیم کرتے ہوئے ''تم عیسائی کیوں ہوئے؟'' لکھا جس کے بعد پادری صاحب کو سامنا کرنے کی جرات نہ ہوئی''(۲۳)

iv۔ اسلام اور مسیحیت:

یہ کتاب پادری برکت اللہ کی تین کتابوں کے جوابات پر مشتمل ہے۔ پادری صاحب کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ توضیح البیان فی اصول القرآن:

اس کتاب میں اس بات پر بحث کی گئی ہے کہ اسلام کے اصولوں میں عالمگیر ہونے کی صلاحیت نہیں ہے۔

۲۔ مسیحیت کی عالمگیری:

اس کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے یعنی عیسائیت کو عالمگیر مذہب کے طور پر ثابت کیا گیا ہے۔

۳۔ دین فطرت اسلام یا مسیحیت؟:

اس میں مسیحیت کو مطابق فطرت اور قرآن کو مخالفِ فطرت دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مندرجہ بالا تینوں کتابوں کے لیے ''اسلام اور مسیحیت'' کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب ''تشریح القرآن'' کے نام سے ہے۔ اس میں صرف مدافعت کی گئی ہے۔ دوسرے باب ''مسیحیت کی عالمگیری پر ایک نظر'' میں تنقید اور تیسرے باب ''بحث دینِ فطرت'' میں دفاع کے ساتھ ساتھ تنقید بھی کی گئی ہے۔ مولانا کی یہ کتاب اپنے موضوع پر شاہکار ہے۔ مولانا مرحومؒ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''میں اپنے دلی خیال کا اظہار کرتا ہوں کہ اپنی جملہ تصنیفات میں سے دو کتابوں کی نسبت مجھے زیادہ یقین ہے کہ خدا ان کو میری نجات کا ذریعہ بنائے گا ان میں سے ایک کتاب ''مقدس رسول ﷺ'' ہے جو ''رنگیلا رسول'' کے جواب میں لکھی گئی اور دوسری کتاب ''اسلام اور مسیحیت'' ہے۔ پہلی کتاب میں میں نے بتوفیقہ تعالیٰ ذات رسالت مآب ﷺ سے دفاع کیا ہے اور دوسری کتاب میں اسلام اور قرآن مجید سے مدافعت کی ہے۔ اس لیے میں کہہ سکتا ہوں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ　　　　من تیز حاضری می شوم تائید قرآن در بغل (۲۴)

اس کتاب کی اشاعت کے متعلق عبدالرشید عراقی لکھتے ہیں:

''اسلام اور مسیحیت'' پہلی بار ۱۹۴۱ء میں ۲۲۶ صفحات پر مطبع ثنائی امرتسر سے شائع ہوئی۔ ۱۹۶۱ء میں ۲۲۲ صفحات پر اس کا بارھواں ایڈیشن لاہور سے شائع ہوا (۲۵)

مقالہ نگار کے زیرِ نظر ۱۹۸۲ء میں ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ سے ۲۴۸ صفحات پر مشتمل شائع شدہ نسخہ ہے۔

v۔ تفسیر سورۃ یوسف اور تحریفاتِ بائبل:

یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۹۴۴ء میں ۹۰ صفحات پر شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اس امر کی تصریح کی گئی ہے کہ عیسائی پادریوں نے ہر زمانہ میں بائبل میں تحریف کی ہے اور اس کا ثبوت بائبل کی مختلف طباعتوں سے فراہم کیا گیا ہے۔

ii۔ رسائل و مضامین:

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے اکثر مضامین جو ہفت روزہ ''اہلحدیث'' امرتسر میں شائع ہوتے تھے ان میں سے اہم نوعیت کے مضامین رسالہ کی صورت میں شائع ہوتے رہے۔ پہلے ان رسائل کا تعارف پیش کیا جائے گا پھر جو مضامین رسالہ کی صورت میں نہ آسکے ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

i۔ کلمہ طیبہ:

یہ رسالہ پہلی دفعہ ۱۹۴۱ء میں ۴۲ صفحات پر مشتمل روز بازار سٹیم پریس امرتسر سے زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ (۲۶)

اس رسالہ میں کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کی توضیح و تشریح اس ڈھنگ سے کی گئی ہے کہ ماسوا اللہ کے کوئی ذات ایسی نہیں ہے جو کسی کی حاجت روائی و مشکل کشائی کر سکے اور کلمہ ''محمد رسول اللہ'' ﷺ کی وضاحت کرتے ہوئے عیسائیوں کی مقدس کتب سے آپ کی آمد کی بشارتیں پیش کی گئی ہیں۔

ii۔ اسلام اور پالیٹکس:

اس رسالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ آج دنیا میں انسانوں کو مختلف مذہب والے خصوصاً عیسائی حضرات اپنے مذہب کی طرف بلا رہے ہیں۔ مگر ان کی جائز خواہشات پوری کرنے کی ذمہ داری کوئی نہیں لیتا۔ مگر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسلام ایک ایسا اخلاقی و دینی اور سیاسی تعلیمات کا جامع ہے جو سب کی نجات کی ذمہ داری لیتا ہے۔اس لیے سب کو اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں کام کرنا چاہیے۔

iii۔ اسلام اور برٹش لاء:

یہ رسالہ ۱۹۰۵ء میں ۵۶ صفحات پر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوا (۲۷)

اس رسالہ کا موضوع برطانوی اور اسلامی قوانین کا موازنہ اور شرعی قوانین کی برتری ہے نیز اس بات کا ثبوت کہ دنیاوی قانون عمدہ تو کجا شرعی قوانین کے مساوی بھی نہیں ہو سکتے۔ یہ رسالہ تین ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے:

باب اوّل: فوجداری سے متعلق ہے۔

باب دوم: صیغہ دیوانی کے بارے میں ہے۔

باب سوم: صیغہ مال سے متعلق ہے۔

اور خاتمہ میں رعیت کا مختصر ذکر ہے۔

مولانا نے اپنے رسالہ میں انگریزی قوانین کے مدمقابل اسلامی قوانین کو ہر شعبہ میں افضل اور بہتر ثابت کیا ہے۔

پہلے تو ہم نے رسائل کا تعارف پیش کیا ہے۔اب ہم ان اہم مضامین کا ذکر کرتے ہیں جو کہ ہفت روزہ ''اہلحدیث'' میں ''ردّ عیسائیت مشن'' کے عنوان کے تحت چھپتے تھے۔ ویسے تو ہر ''اہلحدیث'' میں ردّ عیسائیت پر کچھ نہ کچھ ہوتا تھا لیکن ہم نے صرف اہم اور طویل مضامین کو اس مبحث میں شامل کیا ہے۔

i۔ قرآن اور انجیل کا رشتہ (۲۸)

اس وقت ایک عیسائی اخبار ''نور افشاں'' پادری سلطان محمد خان پال کی زیر ادارت نکلتا تھا جس میں انہوں نے ''اسلام اور مسیحیت کا رشتہ'' کے نام سے ایک سلسلہ وار مضمون جاری کیا ہوا تھا اور اس سلسلہ کے اجراء کی غرض ایڈیٹر نے یوں بیان کی ہے۔

''مسیحیوں اور مسلمانوں میں منافرت دور ہو کر شیر و شکر ہو جائیں''۔

تو مولانا ثناء اللہؒ نے اس کے جواب میں لکھا کہ جس نیت سے ایڈیٹر ''نور افشاں'' نے رسالہ جاری کیا ہے اسی نیت سے ہم بھی اس سلسلہ کی تائید کرنے کو اپنے مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں گے تو یہ سلسلہ چھ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مضامین تک جاری رہا۔ پادری صاحب نے مضمون نمبرا میں دونوں کتابوں (قرآن اور انجیل) کے حوالوں سے حضرت مسیح کی پیدائش کا مضمون بنا کر مضمون نمبر۲ میں اس کا نتیجہ نکالا ہے۔

اس کے جواب میں مولانا امرتسریؒ نے اپنے مضامین میں حضرت مسیح کی بلا پدر پیدائش بیان کر کے قرآن اور انجیل میں یکسانیت ثابت کی ہے اور ضمناً ''سرسید'' پر بھی تنقید کی ہے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی بلا پدر پیدائش کو نہیں مانتے تھے اور معجزات کے بھی انکاری تھے۔

ii۔ مسیحیت اور قرآن میں مصالحت (۲۹)

قرآن مجید گواہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کی تعلیمات وہی تھیں جو قرآن مجید پیش کرتا ہے۔ درمیانی زمانہ میں بعض لوگوں نے اس کو اتنا بگاڑ دیا کہ حضرت عیسیٰؑ کو درجہ رسالت سے بڑھا کر درجہ ابنیت اور درجہ الوہیت تک پہنچا دیا ہے۔ اس مضمون میں قرآنی آیات کے حوالے دیئے گئے ہیں جن کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انجیل و تورات کی تعلیمات قرآن سے موافقت کرتی ہیں۔ عیسائیوں کے اخبار ''المائدہ'' (نومبر ۱۹۳۳ء) کے کچھ اقتباسات بھی درج کیے گئے ہیں۔

iii۔ ''نورافشاں'' میں ظلمت (۳۰)

مولانا امرتسریؒ عیسائیوں کے اخبار ''نورافشاں'' کے ایک اقتباس پر تنقید کرتے ہوئے یہ مضمون احاطہ تحریر میں لاتے ہیں۔ آغاز میں لکھتے ہیں کہ

عیسائی اخبار ''نورافشاں'' پنجاب میں سب سے پرانا اخبار ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ پادری سلطان محمد پال کے زمانہ تک اس میں اخباری حیثیت سے جان تھی مگر اب تو اس کو اخبار کہنا اخبار کی ہتک کرنا ہے۔ کسی مذہبی سوسائٹی کا آرگن ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ خاص کر جس کا نام نورافشاں ہو اور وہ ایسی ظلمت میں ہو تو کہا جائے گا۔ ''چراغ تلے اندھیرا''۔ ''نورافشاں'' میں عربی زبان پر اعتراضات کیے گئے تھے جن کا جواب اس مضمون میں دیا گیا ہے''۔

iii۔ مناظرے و مباحثے:

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے عیسائی پادریوں کے ساتھ مناظرے بھی بہت کیے۔ جس میں تحریری اور تقریری ہر دو قسم کے مناظرے شامل ہیں۔ یہاں ان کے اہم مناظروں کا ذکر کیا جائے گا۔

i۔ ضلع بستی میں پادری سے مناظرہ:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک مرتبہ ضلع بستی میں کوئی مسیحی پادری کہیں سے آن وارد ہوا۔ اس کو اپنی قابلیت اور مذہبی واقفیت پر اس قدر ناز تھا کہ ہر جلسہ واجتماع میں علماء اسلام کو مناظرہ ومباحثہ کا چیلنج دیتا اور اسلام کے خلاف زہریلی تقریر کرتا۔ علماء احناف میں سے بعض عالم اس کے مقابلہ پر نکلے مگر پادری اس درجہ آتش زبان اور تیز طرار تھا کہ اس کے سامنے ان علماء کی کچھ پیش نہ جاتی۔ جب پانی سر سے چڑھ گیا تو احناف واہلحدیث جماعتوں نے اتحادِ باہمی سے مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کو بھیج دیا اور ایک بھاری جلسے کے انعقاد کا اعلان کروا دیا۔

مولانا مرحوم ایسے موقعوں کے لیے ہر وقت چشم براہ رہتے تھے۔ آپ فوراً تشریف لے گئے۔ آپ کی آمد کی خبر سن کر جلسے کا پنڈال کھچا کھچ بھر گیا اور آپ پادری کے آنے سے پہلے ہی اسٹیج پر رونق افروز ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پادری جو کہ سیاہ فام تھا اپنی گوری بیوی کے ہمراہ آ کر مولانا کے بالمقابل علیحدہ اسٹیج پر جا بیٹھا۔ مولانا نے یہ منظر دیکھا تو کئی بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر بیٹھ جاتے اور مناظرے کے وقت کا انتظار کرتے۔ آخر آپ سے رہا نہ گیا، اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پادری کی کالی رنگت اور لیڈی کی سفیدی کو سامنے رکھ کر فرمایا: حضرات! مناظرہ شروع ہونے میں اگرچہ چند منٹ باقی ہیں لیکن طبیعت کچھ ایسی بے چین اور مضطرب ہے اور مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ یہ شعر آپ کو سناؤں دونوں کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمانے لگے:

پہلوئے حور میں لنگور خدا کی قدرت　　　زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

آپ کا یہ شعر پڑھنا ہی تھا کہ حاضرین نے تالیوں اور قہقہوں سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اس کے بعد ''دین فطرت اسلام ہے یا عیسائیت'' کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ مولانا نے اسلام کی حقانیت ثابت کرتے ہوئے دلائل براہین کے انبار لگا دیئے اور جب پادری لاچار ہو گیا تو یہ اعلان کیا کہ آج کے بعد میں کسی مسلمان سے مناظرہ نہ کروں گا، عیسائیت باطل اور اسلام سچا ہے۔ یہ کہہ کر وہ ایسا بھاگا کہ پھر اس علاقے میں کبھی قدم نہ رکھا (۳۱)

ii۔ عیسائی مناظر کو جواب:

ایک بار عیسائی مناظر نے دورانِ مناظرہ یہ کہا کہ اگر تمہارے رسول محمد ﷺ اللہ کے اتنے ہی مقبول اور محبوب تھے تو اپنے لختِ جگر حسین کو کربلا میں شہید ہوتے دیکھ کر خدا سے سفارش کر کے اسے بچا کیوں نہ لیا؟

مولانا نے بڑی متانت سے فرمایا: بھائی کہا تو تھا مگر اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ میرے حبیب ﷺ میں کیا کروں، میں تو خود اس فکر میں ہوں کہ ظالم عیسائیوں نے میرے اکلوتے بیٹے مسیحؑ کو صلیب پر لٹکا دیا اور میں کچھ نہ کر سکا۔ حسین تو پھر تیرا نواسہ ہی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس پر عیسائی بہت شرمندہ ہوا اور اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ مولانا نے فرمایا:

پادری صاحب! کچھ علم اور عقل کی باتیں کریں یہ کیا آپ بچوں کی سی باتیں کر رہے ہیں (۳۲)

iii۔ مناظرہ لاہور:

لاہور نہ صرف عیسائیوں کا ہیڈ کوارٹر تھا بلکہ آریہ سماج کا بھی مرکز تھا، شیعہ کا بھی مرکز یہیں تھا، بریلویوں کی حزب الاحناف اور انجمن نعمانیہ کا مرکز بھی یہیں تھا اور لاہوری مرزائیوں کا تو یہاں دار الخلافہ تھا، اس لیے یہاں آئے دن جلسے اور مناظرے ہوتے رہتے تھے۔

1910ء کی بات ہے کہ لاہور میں پادری جوالا سنگھ سے آپ کا مناظرہ ہوا۔ مناظرہ کا موضوع ''الوہیت مسیح'' تھا۔ دورانِ مناظرہ پادری صاحب گھبرا کر بول اٹھے مولانا میری کسی دلیل کو تو رہنے دیجیے سب کی سب تو نہ کاٹے جایئے، مجمع ہنس پڑا اور اسی مجمع میں عیسائیوں کا ایک پورا خاندان عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہو گیا (۳۳)

iv۔ مناظرہ ہوشیار پور

6 ستمبر 1916ء ہوشیار پور میں عیسائیوں سے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا ایک شاندار مناظرہ ہوا۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری جوالا سنگھ تھے، وہ بہت بڑے معقولی سمجھے جاتے تھے، اور حقیقت بھی یہی تھی کہ وہ آپ عیسائیوں میں سب سے زیادہ منطقی تھے اور بغیر منطق کے کوئی بات نہ کرتے تھے، پہلے مناظرہ میں پادری صاحب نے خدا کے علم پر بطریق معقول سوال کیا، اور مولانا نے منطق کی رو سے اس کا جواب دیا اور خوب جواب دیا۔

پھر دوسرے مناظرے میں مولانا نے مسیح کی ماہیت پر بطریق منطق سوال کیا کہ مسیح جس کو عیسائی لوگ ''ابن اللہ اور خدا کا اقنوم ثانی'' کہتے ہیں، اپنے وجود میں ممکن بالذات اور ہستی میں خدا کا محتاج تھا، موقع بموقع آپ کا آیات قرآنیہ پیش کرنا اور حسب حال اشعار پڑھنا عجیب لطف دیتا تھا۔ اور یہ مناظرہ تو خاص طور پر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا، اس مناظرہ میں پادری صاحب جوالا سنگھ کی ساری شیخی کرکری ہو گئی، اور مسلمان اسلام کی اس شاندار فتح پر بہت ہی خوش ہوئے (۳۴)۔

v۔ مناظرہ الہ آباد

یہ بہت شاندار اور معروف مناظرہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور پادری عبدالحق کے درمیان بمقام شوتم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

داس پارک الہ آباد میں منعقد ہوا، اس مناظرے کی وجہ انعقاد مولانا محمد مقتدیٰ بحوالہ محمد عبدالرزاق خاں (مہتمم مجلس مناظرہ مابین اسلام ومسیحیت) یوں بیان کرتے ہیں کہ

''پادری عبدالحق صاحب جو مسیحی مبلغین میں ممتاز فرد ہیں، عرصہ دو سال سے اپنی تقاریر کے دوران اسلام کا مقابلہ مذہب مسیحی سے کرتے ہوئے اکثر فرمادیا کرتے کہ اگر مولوی ثناء اللہ ہوتے تو سمجھتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اور بعض عیسائی حضرات اور خاص کر ایم بشیر خان پادری صدر ''بشارت المسیحیت'' الہ آباد تو اکثر مسلمانوں سے یہ بھی کہہ دیا کرتے کہ مناظرہ کرائیے۔ بالآخر ان طریقوں سے کام نہ نکلتے دیکھ کر ۲۱ جون ۱۹۳۴ء کو ۱۵، ۲۰ خطوط مسلمانوں کے نام انجمن بشارت المسیحیت کی طرف سے جس پر ایم بشیر خان صدر کے دستخط تھے آئے، جس میں مناظرہ کا چیلنج تھا (۳۵)

اس چیلنج کو منظور کرنا مسلمانوں نے اپنا فرض سمجھا۔ بلاتفریق مسلک تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر اہلِ اسلام کی طرف سے مولانا ثناء اللہ امرتسری کو مناظر مقرر کیا۔ فریقین نے شرائط مناظرہ طے کرنے کے بعد ۳۱ جولائی سے چار دن کے مناظرہ کا وقت مقرر کیا۔

مناظرے کا موضوع بحث ''توحید و تثلیث'' تھا اس مناظرہ کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ عیسائی مناظر (عبدالحق پادری) منطقی اصطلاحات بیان کرتے تھے اور مولانا امرتسریؒ اس کی وضاحت طلب کرتے جو کہ پادری پیش نہ کر سکتے۔ تو مولانا خود ہی ان منطقی اصطلاحات کی تصریح عام فہم پیرایہ میں بیان کرتے پھر اس کا جواب دیتے۔ اس مناظرہ کا تعلیم یافتہ حضرات پر بہت اثر ہوا۔ مولانا نے مناظرہ میں پادری عبدالحق کو اتنا زچ کیا کہ اس نے تنگ آ کر برملا کہہ دیا کہ

''کون کم بخت الوہیت مسیح کا قائل ہے''

پس اس کا یہ کہنا تھا کہ عیسائیوں میں کھلبلی مچ گئی کہ پادری صاحب نے کیا کہہ دیا اس پر مولانا نے پادری صاحب کو خوب آڑے ہاتھوں لیا اور آخر یہ مناظرہ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

''یہ مناظرہ فوراً کتابی شکل میں ۱۱۱ صفحات پر شائع ہو گیا تھا اور اسے ''روداد مناظرہ الہ آباد'' کے نام سے عتیق الرحمٰن آروی دیوبندی نے مرتب کیا'' (۳۶)

vi. مناظرہ گوجرانوالہ:

۲۷، ۲۸ فروری ۱۹۲۶ء کو انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کے سالانہ جلسہ پر عیسائیوں سے مناظرہ ہوا۔ مولانا نے ''مسئلہ توحید'' پر تقریر فرمائی، جس پر عیسائیوں کو مناظرہ کا وقت دیا گیا۔ دس ہزار افراد کے لگ بھگ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کا مجمع تھا۔ بعض یورپین عیسائی بھی یہ مناظرہ سننے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ فریق ثانی کی طرف سے پادری محمد سلطان پال مناظر تھے جو نہ تو مولانا کے دلائل کو توڑ سکے اور نہ ہی کوئی معقول اعتراض کر سکے۔ چنانچہ سلطان پال کی شکست سے متاثر ہو کر ایک عیسائی نوجوان مناظرہ ہی میں مسلمان ہو گیا۔ جس سے عیسائی نادم ہوئے اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے (۳۷)۔

vii۔ مباحثہ حافظ آباد:

یہ مباحثہ ۲۔۳ ستمبر ۱۹۲۸ء کو حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں عیسائیوں سے ہوا۔ پہلے دن عیسائیوں کی طرف سے پادری سلطان محمد پال پیش ہوئے، مگر جب وہ مولانا امرتسریؒ کی تاب نہ لا سکے تو دوسرے دن پادری عبدالحق پروفیسر این آئی یو ای کالج سہارنپور کھڑے ہو گئے، مناظرہ پہلے دن ''اسلامی توحید'' پر ہوا اور دوسرے دن ''الوہیت مسیح'' پر۔ مگر دونوں مناظروں میں اہلِ اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کو شکست فاش، جس کی دلیل یہ ہے کہ عیسائی چھ ماہ تک اس مناظرہ کا تذکرہ ''نور افشاں'' میں کرتے رہے اور چیختے چلاتے رہے، کیونکہ مسلمانوں کی طرف سے جو رپورٹ شائع ہوئی اس پر حافظ آباد کے ہندوؤں اور سکھوں کے دستخط بھی لے لیے گئے تھے کہ عیسائی مناظر کوئی معقول جواب نہ دے سکے (۳۸)۔

viii۔ مناظرہ سیالکوٹ:

سیالکوٹ شہر میں عیسائی مشن اور احناف کے مابین مناظرہ ہوا عیسائی مشن نے اہلِ اسلام پر اعتراض کیا کہ ''اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمدؐ صاحب میں چالیس مردوں کی طاقت تھی تو عائشہ صدیقہؓ میں یہ مجال کہاں کہ نو سال کی عمر میں اتنی طاقت برداشت کر سکے۔ مگر اہل اسلام اس کے جواب سے عاجز رہے۔

مولانا ثناء اللہ کو امرتسر سے بلایا گیا آپ نے دو ہی فقروں سے اس اشکال کو حل کر دیا۔ آپ نے عیسائی مشن سے سوال کیا: ''اے عیسائی دوستو! ذرا بتاؤ کہ طاقت محدود زیادہ ہے یا غیر محدود''؟۔

تو عیسائی مشن نے کہا: ''طاقت غیر محدود زیادہ ہے''۔

مولانا امرتسریؒ نے فرمایا: ''عیسائی عقیدہ کے مطابق جب حضرت مریم علیھا السلام غیر محدود خدائی طاقت برداشت کر سکتی ہیں تو کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا محدود طاقت برداشت نہیں کر سکتیں؟''۔ چنانچہ عیسائی مشن لاجواب ہو گیا۔

مولانا امرتسریؒ کا یہ کہنا ہی تھا کہ اہلِ اسلام نے آپ کو ہاتھوں پر اٹھا لیا اور عیسائی مشن خائب و خاسر ہو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کر اپنی کتابیں اٹھا کر میدان مناظرہ سے چلا گیا (۳۹)

مآخذ ومصادر

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ نے عیسائیت کا ردّ ان کے بنیادی ماخذ (primary sources) سے ہی کیا ہے۔ تاکہ مخالف کو دلیل کے ردّ کا موقع ہی نہ ملے۔ اسی معیار تحقیق نے مولانا کی علمی ہیبت کو مخالف کے قلوب واذہان پر حاوی کر دیا۔ آپ نے اپنی کتاب ''تقابل ثلاثہ'' میں صرف ''اناجیل اربعہ'' اور ''اسفار خمسہ'' کو ہی بنیاد بنا کر قرآن کریم کی برتری وفضیلت ثابت کی ہے۔

ردّ عیسائیت پر مولانا کی جتنی تصانیف ہیں اگر ان کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو جا بجا بائبل کے اقتباسات نظر آئیں گے

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کو قرآن وحدیث اور علوم اسلامیہ میں خاصا رسوخ حاصل تھا وہ اگر چاہتے تو مخاطب کا ردّ قرآن اور احادیث نبویﷺ سے ہی کر دیتے لیکن غیر مذہب کے لوگ قرآن اور حدیث کی دلیل کو کچھ نہ سمجھتے تھے اس لیے آپ نے قرآن وحدیث کے دلائل صرف وہیں دیئے ہیں جہاں ناگزیر تھا یا اسلامی مؤقف کو واضح کرنا مقصود تھا۔ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کا تحریف سے پاک ہونا غیر مسلم محققین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور پوری دنیا میں اس کی کسی ایک آیت کے بارے میں بھی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

قرآن کریم کے بعد مولانا نے احادیث نبویﷺ کی صرف ان کتابوں کو مصدر کے طور پر لیا ہے جن پر تمام فقہاء اسلام اور آئمہ مجتہدین متفق ہیں اور صحت کے اعتبار سے جن کی استنادی حیثیت سب سے اعلیٰ ہے۔

مولانا کے زمانہ میں چونکہ عیسائی حکمران تھے اور انہوں نے اپنے مشنری اداروں کی وجہ سے فتنہ ارتداد کو بہت پھیلا دیا تھا جس کے سبب بہت سے مسلمان اس کا شکار ہوئے اور انہوں نے عیسائیت اختیار کر لی۔ اس کے بعد انہوں نے اسلام کے خلاف کتابیں لکھنا شروع کر دیں تو مولانا نے ان کتابوں کے جواب دیئے اور مرتدین کی کتابوں کو ہی ماخذ کے طور پر استعمال کیا۔ اگر ہم مولانا کی ردّ عیسائیت کی کتابوں کا مطالعہ کریں خصوصاً ''جوابات نصاریٰ'' اور ''اسلام اور مسیحیت'' کا، تو ہمیں اکثر جگہ پر مخالف کی کتب سے وہ اقتباسات ملیں گے جن میں ان کی اپنی تحریروں سے ہی عیسائیت کا ابطال ہوتا ہے۔ ان کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:

۱۔ توضیح البیان فی اصول القرآن، پادری برکت اللہ۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۔ مسیحیت کی عالمگیری، پادری برکت اللہ۔

۳۔ دینِ فطرت اسلام ہے یا مسیحیت؟ پادری برکت اللہ۔

۴۔ سلطان التفاسیر، پادری سلطان محمد خان پال

۵۔ میں مسیحی کیوں ہوا؟ پادری سلطان محمد خان پال

۶۔ اثبات التثلیث، پادری عبدالحق۔

۷۔ حقائق قرآن، پادری عبدالحق۔

۸۔ عدم ضرورت قرآن، پادری ٹھاکر دت۔

۹۔ دعائے عمیم (مسیحیوں کی نماز کی کتاب)، مطبوعہ مطبع افتخار دہلی ۱۹۸۹ء۔

اب ان اخبارات اور رسائل و جرائد کا ذکر کرتے ہیں جو عیسائیوں نے عیسائیت کی ترویج اور دوسرے مذاہب خصوصاً اسلام کی تنقیص و تردید کے لیے جاری کیے تھے اور مولانا امرتسریؒ نے ان رسائل ہی سے اقتباسات لے کر عیسائیت کا ابطال کیا ہے۔ مولانا نے اپنے ہفت روزہ اخبار ''اہلحدیث'' میں ایسے بیسیوں مضامین اور اداریے لکھے ہیں جن میں ان اخبارات سے ہی اقتباسات لے کر ان کا کذب بیان کیا ہے۔ خصوصاً انہوں نے ایک مضمون ''قرآن اور انجیل کا رشتہ'' چھ اقساط میں لکھا جس میں اکثر عیسائی اخبار ''نور افشاں'' کے حوالے ہیں اور اسی طرح ایک مضمون ''مسیحیت اور قرآن میں مصالحت'' کے عنوان سے ''اہلحدیث'' میں لکھا جس میں مشہور عیسائی اخبار ''المائدہ'' کے حوالے ہیں۔ اسی طرح ماہنامہ اخوت لاہور جو کہ عیسائی جریدہ ہے اس کے اقتباسات بھی جابجا موجود ہیں۔

تحقیق و تجزیہ

برصغیر میں دو قسم کے عیسائی تھے ایک تو وہ جو انگریز تھے اور وہیں سے برصغیر میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ دوسرے وہ عیسائی تھے جو برصغیر کے ہی رہنے والے تھے اور بعد میں عیسائیت قبول کی تھی، ان میں سے پادری بھی بنے جن میں سے پادری عبدالحق اور پادری سلطان محمد خان پال نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف بہت سی کتابیں بھی لکھیں اور مولانا نے حسب معمول ان کا جواب دیا۔ دیسی عیسائی چونکہ ادھر ہی (برصغیر) کے رہنے والے تھے اس لیے انہوں نے تو اردو زبان میں ہی کتابیں لکھیں۔ لیکن عیسائیت کے بنیادی مآخذ انگریزی زبان میں تھے اور مولانا امرتسریؒ انگریزی نہیں سمجھتے تھے جس کی وجہ سے ان کی رسائی ان انگریزی مآخذ تک نہ ہو سکی۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اختر راہی صاحب لکھتے ہیں کہ

''مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا تعلق علماء کے اس گروہ سے تھا جس نے اصلاً دینی مدارس کے ماحول میں تعلیم وتربیت پائی تھی اور السنۂ شرقیہ کے امتحانات پاس کرنے کے باعث ان کے ناموں کے ساتھ منشی فاضل اور مولوی فاضل کے لاحقے شامل ہو گئے تھے۔ تاہم مغربی اہل قلم کی تصانیف تک انہیں براہِ راست رسائی حاصل نہ تھی۔ ان کی معلومات تراجم اور دوسرے درجے کے مآخذوں پر مبنی تھیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برصغیر میں کام کرنے والے مسیحی مبلغوں نے عیسائیت کے تعارف یا اسلام کی تردید میں جو کچھ فارسی یا اردو میں لکھا، وہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی نظر میں تھا۔ انہوں نے پادری فانڈر کی تالیفات ''میزان الحق'' اور ''مفتاح الاسرار'' کا تو اکثر ذکر کیا ہے اس کے علاوہ انہوں نے پادری عماد الدین، پادری صفدر علی، جناب اکبر مسیح اور پادری گولڈ سیک کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ اسی طرح پروفیسر آرنلڈ (Prof. Arnold) کی تالیف ''Preaching of Islam'' کے اردو ترجمہ کا ذکر کیا ہے (۴۰)

باوجود اس کے کہ مولانا عیسائیت کے مآخذ اول (انگریزی بائبل) پر نہیں پہنچ سکے۔ لیکن پھر بھی مولانا مرحوم مخاطب کی پکڑ اس انداز اور ایسے مآخذ ومصادر سے کرتے تھے کہ اسے فرار کا کوئی رستہ نہ ملتا۔ اور آپ کی تحقیق ایسی بلند پایہ ہوتی تھی کہ آپ کی دلیل کو رد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اپنی کتاب ''تقابل ثلاثہ'' کے شروع میں اپنے مستند مآخذوں کا یوں ذکر کرتے ہیں کہ

''ہم نے مجموعہ بائبل میں سے توریت، انجیل کو ہی لیا ہے اس لیے توریت ہی وہ کتاب ہے جس کی بابت لکھا کہ ''خدا کی توریت کامل ہے کہ دل پھیرنے والی ہے خداوند کی شہادت سچی ہے کہ سادہ دلوں کو تعلیم دینے والی ہے (زبور ۱۹:۷)۔ اس لحاظ سے اگر ہم صرف توریت ہی کا مقابلہ دکھاتے تو بھی مناسب معلوم ہوتا لیکن چونکہ عیسائیوں نے انجیل کو روحانی معلم سمجھا ہے اس لیے مقابلہ میں اس کا نہ ہونا گویا (بقول ان کے) بے جان کا جاندار سے مقابلہ ہے پس ہمارا مجموعہ بائبل میں سے صرف توریت، انجیل کی ۹ کتابوں (اسفارِ خمسہ، اور اناجیل اربعہ) کا اس مقابلہ کے لیے منتخب کرنا کسی طرح کی بے انصافی نہیں'' (۴۱)

اسلوب ومنہج:

مولانا کی تصانیف مناظرانہ انداز میں لکھی گئی ہیں۔ اس لیے انہوں نے مخاطب کو خاموش کرانے کے لیے جگہ جگہ اس انداز کے اشعار نقل کیے ہیں:

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے　　　آئینہ دیکھیے گا ذرا دیکھ بھال کر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نیز　　ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں　　　　تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

درج ذیل مصرع انہوں نے کئی جگہوں پر نقل کیا ہے۔

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

پادری برکت اللہ نے اپنی کتاب ''مسیحیت کی عالمگیری'' میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن صرف خاص ممالک واقوام پر حاوی ہوسکتا ہے یہ عالمگیر مذہب نہیں بن سکتا۔ یہ بات وہ قرآن کی اس آیت کا حوالہ دینے کے بعد کرتا ہے''اسلام میں حلال وحرام خوراک کی تمیز کی گئی ہے'' (المائدہ/ ۹۷، ۹۰؛ انعام/ ۱۴۶)۔

مولانا الزامی جواب دیتے ہوئے بائبل کا بھی حوالہ دیتے ہیں لکھتے ہیں:

پادری صاحب! غور سے سنئے، حلال وحرام کے درمیان امتیاز کی نفی کا اثر دور تک پہنچتا ہے۔ ایک مسلمان اور ایک عیسائی دو شخص ہیں۔ ان دونوں نے ہوٹل میں جا کر کھانا طلب کیا۔ مسلمان نے تو بیرے سے کہا۔ میرے لیے بکری کا گوشت اور پانی کا گلاس لاؤ۔ مگر عیسائی نے کہا کہ میرے لیے سور کا گوشت اور شراب کا گلاس لاؤ۔ دونوں نے اپنا اپنا من بھاتا کھانا کھایا۔

پادری صاحب! فرمایئے کہ یہ دونوں شخص آپ کی نظر میں یکساں ہیں۔ کتاب احبار میں سؤر کی حرمت دیکھ کر جواب دیجیے، جس میں لکھا ہے کہ

''سؤر کھر کے دو حصے ہوتے ہیں اور اس کا پاؤں چرا ہے پر وہ جگالی نہیں کرتا وہ بھی ناپاک ہے تمہارے لیے۔ تم ان جانوروں کے گوشت سے کچھ نہ کھاؤ'' (احبار، باب ۱۱: ۷)۔

حرمت شراب کی بابت بائبل کا ارشاد سنیے:

''مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلود کرتی ہے جو اس کا فریب کھاتا ہے وہ دانشمند نہیں'' (امثال ۲۰: ۱)۔

مسیحی دوستو! پادری برکت اللہ صاحب سے پوچھو کہ تم اسلام کی تردید کرنے میں اتنے دلیر کیوں ہو گئے کہ بائبل مقدس پر بھی ہاتھ صاف کر دیا'' (۴۲)

ایک دوسرے مقام پر پادری برکت اللہ اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''اگر کسی الہامی کتاب میں ایک صفحہ پر خدا کی قدوسیت کی تعلیم دی گئی ہو اور اس کے اگلے صفحہ پر ایسی باتیں ہوں جو مخرب اخلاق ہیں تو صداقت کا عنصر انسانی زندگی کو کس طرح متاثر کر سکے گا؟ ان مذاہب میں غلط تصورات کے بادل اور کالی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گھٹائیں صداقت کے عناصر کی شعاعوں کو چھپا لیتی ہیں اور صداقت کی طاقت کمزور پڑ جاتی ہے اور روحانی تاریکی چھا جاتی ہے''۔

مولانا اس ضمن میں الزامی جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

''یہ اعتراض تو الٹا مسیحیت پر وارد ہوتا ہے کہ ایک طرف تو مسیح کی شخصیت کو خدائے مجسم بتایا جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ سب قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے ادھر اس کے دشمنوں کے ہاتھوں چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح سولی پر چڑھایا جاتا ہے (۴۳)۔

حوالہ جات و حواشی

۱- سورۃ النحل/ ۱۲۵۔

۲- سید سلیمان ندوی، یادرفتگان، مکتبہ الشرق کراچی، جنوری ۱۹۵۵ء، ص ۴۱۸۔

۳- فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری، ص ۱۷؛ سیرۃ ثنائی، ص ۹۰؛ تذکرہ ابوالوفا، ص ۱۷۔

۴- مولانا محمد داؤد راز دہلوی، حیات ثنائی، ص ۹۹۔

۵- مولانا عبدالمجید سوہدروی، سیرۃ ثنائی، ص ۹۰۔

۶- مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری، ص ۱۸۔

۷- مولانا ابویحیٰی امام خاں نوشہروی، نقوش ابوالوفا، ص ۲۱۔

۸- مولانا عبدالمبین ندوی، ثناء اللہ امرتسری مختصر حالات و تفسیری خدمات، ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ، س ن، ص ۲۳۔

۹- ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، الطبعہ الاولیٰ ۱۹۹۸ء، ج ۱، ص ۱۳۶۔

۱۰- مولانا ابویحیٰی امام خاں نوشہروی، نقوش ابوالوفا، ص ۲۱۔

۱۱- فضل الرحمٰن بن میاں محمد، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، ص ۳۵۔

۱۲- محمد اسحاق بھٹی، بزم ارجمنداں، ص ۱۴۴۔

۱۳- محمد اسحاق بھٹی، بزم ارجمنداں، ص ۱۴۴۔

۱۴- مولانا عبدالمجید سوہدروی، سیرۃ ثنائی، ص ۱۲۰۔

۱۵- مولانا ابویحیٰی امام خان نوشہروی، نقوش ابوالوفاء، ص ۲۲۔

۱۶- محمد اسحاق بھٹی، بزمِ ارجمنداں، ص ۱۴۵۔

۱۷- اہلحدیث، ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء، مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، ص ۲۳۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۸- ہفت روزہ ''اہلحدیث'' امرتسر، ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء۔

۱۹- مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، تقابل ثلاثہ، نعمانی کتب خانہ لاہور، س ن ص ۸۔

۲۰- ماہنامہ ''محدث'' بنارس، مئی ۱۹۸۴ء، مولانا محمد مستقیم سلفی، ص ۲۶؛ شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ اور ان کی تصنیفات (دررد عیسائیت)۔

۲۱- مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، توحید، تثلیث اور راہِ نجات، مطبع وزیر پریس امرتسر، ۱۹۱۴ء، ص ۱۳۔

۲۲- ایضاً، ص ۴۰۔

۲۳- مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، جواباتِ نصاریٰ، ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ ۱۹۸۳ء، ص ۳۹۔

۲۴- مولانا ثناءاللہ امرتسری، اسلام اور مسیحیت، ندوۃ المحدثین گوجرانوالہ ۱۹۸۲ء، ص ۳۔

۲۵- عبدالرشید عراقی، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی علمی و تصنیفی خدمات، طارق اکیڈمی فیصل آباد، مئی ۲۰۰۱ء، ص ۴۹۔

۲۶- ماہنامہ ''محدث'' بنارس، مئی ۱۹۸۴ء، ص ۲۶۔

۲۷- ماہنامہ ''محدث'' بنارس، مئی ۱۹۸۴ء، ص ۲۸۔

۲۸- ہفت روزہ ''اہلحدیث'' امرتسر، ۱۲ جولائی ۱۹۲۹ء۔

۲۹- ہفت روزہ ''اہلحدیث'' امرتسر، ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء۔

۳۰- ہفت روزہ ''اہلحدیث'' امرتسر، ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء۔

۳۱- مولانا محمد مقتدیٰ اثری عمری، تذکرۃ المناظرین، جلد اول، ص ۲۳۳۔

۳۲- مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی، سیرۃ ثنائی، ص ۱۶۸-۱۶۹۔

۳۳- مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، فتنہ قادیانیت، ص ۳۰

۳۴- مولانا محمد مقتدیٰ اثری عمری، تذکرۃ المناظرین، جلد اول، ص ۳۶۳۔

۳۵- مولانا محمد مقتدیٰ اثری عمری، تذکرۃ المناظرین، جلد اوّل، ص ۵۱۰۔

۳۶- ایضاً، ص ۵۲۳۔

۳۷- مولانا عبدالمجید سوہدروی، سیرۃ ثنائی، ص ۴۱۵۔

۳۸- ایضاً، ص ۴۳۴۔

۳۹- مولانا عبدالمجید سوہدروی، سیرۃ ثنائی، ص ۴۴۶۔

۴۰- اختر راہی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مطالعہ عیسائیت، سہ ماہی عالم اسلام اور عیسائیت، مارچ ۱۹۹۲ء، ص ۱۳۔

۴۱- مولانا ثناءاللہ امرتسری، تقابل ثلاثہ، ص ۱۴۔

۴۲- مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، اسلام اور مسیحیت، ص ۱۰۸۔

۴۳- مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ، اسلام اور مسیحیت، ص ۱۲۲۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.